ڈاکٹر حافظ عبدالرحیم/سید مقبل حسین

برصغیر پاک و ہند میں عربی لغات کا آغاز وارتقاء-ایک تحقیقی جائزہ

A prominent role played by Indo-Pak Sub-continent, in Arabic sculpture has been analyzed in this article. Top of the list is "AL-LUBAB" Compiled by "AL-SAGHNI AL HINDE" The other is "AL-QAMOOS-UL-MUHIT" compiled by "FEEROZE ABADI" the third is "TAJ-UL-UROOS" compiled by MUSTAFA AL-ZABIDI are concluded in authorized dictionaries much had been appreciated in Arab and Abroad and so it kept on going.

In this article, those dictionaries have been analyzed who were written in indo-Pak Sub-continent in Arabic language.

Some of those are purly translator of Arabic language like LAVEES MALOOF'S Arabic ALMUNJID. Those Urdu translations witch have been translated by our scholars came forward. Foe of theme are same like as ALMUNJINDS Arabic translations like yoosuf and companion RAFQAD'S ALMUNJID'S ALMUNJID'S translation and MISBAH-UL-LUGHAT compiled by ABDYUL HAFIZ BALYAVI which ASMAT ABU SALEEM translated it is his dictionary on the basis of Arabic AL-MUNJID ans did other additions also which have been pointed out by himself also. Besides this "AL-QAMOOS ALJADED (Arabic, urdu Dictionary) compiled by MAULANA WAHID UZ-ZAMAN AL QASMI ALKURANVI and like as AL MUJAM (a Urdu, Arabic) compiled by MAULANA KHALIL-UL-REHMAN. NUMANI are constant dictionaries.

Same like MAULANA KURANVI based on araibic dictionary "AL MUJAM ALWASEET in his dictionary "AL QAMOOS AL WAHEED"

In this article, the introduction of AL-MUNJID has been presented as well as its translator.

موضوع کی اہمیت:

ڈکشنری کی اہمیت وضرورت ہر دور میں موجود رہی ہے اور ہر عہد کے علماء اور اُدباء نے اس کی ضرورت کا اعتراف کیا ہے۔عربی زبان جو کئی حوالوں سے بے مثل ہے اور منبع علوم شریعت قرآن وحدیث کی زبان ہے اور پروردگار عالم نے اسے اپنے

آخری نبیؐ پر آخری کتاب قرآن مجید نازل کرنے کے لیے منتخب فرمایا۔قرآن مجید سے پہلے کی وہ تمام زبانیں جن میں صحف سماویہ نازل ہوئے اب متروک ہوچکی ہیں اور نہ ہی وہ صحف اپنی اصل لغت میں دستیاب ہیں البتہ صرف ان کے ترجمے ملتے ہیں۔جبکہ قرآن مجید اپنے ان اصل الفاظ اور ترتیب کے ساتھ آج بھی موجود ہے کہ جن الفاظ اور جس ترتیب میں اللہ تعالیٰ کے آخری نبیؐ پر نازل ہوا اور نبی کریمؐ نے اپنی اُمت کے سپرد کیا تھا۔عربی زبان علمی، ادبی اور ثقافتی ہونے کے ساتھ ساتھ زندگی کے تمام شعبوں کا احاطہ کیئے ہوئے ہے اور اسکی دینی حیثیت مسلّم ہے کیونکہ اسلام کی اساس عربی زبان پر قائم ہے۔یہی وجہ ہے کہ تمام علمائے امت کا اتفاق ہے کہ عربی زبان اس کو سیکھنے اور سکھانے کا سلسلہ ہمیشہ قائم رکھنا اسلامی فرائض میں ایک اہم فریضہ ہے۔چنانچہ اس کے تداول اور تعلیم و تعلم کو آسان سے آسان تر بنانے کی جملہ مخلصانہ مساعی خدمت دین کا درجہ رکھتی ہیں۔عربی سے عربی اور عربی سے اردو یا اس کے برعکس اردو سے عربی یا دیگر زبانوں میں عربی کے تعلق سے معتبر لغات وقوامیس کی تالیف ان کوششوں کا ایک انتہائی قابل ذکر حصہ ہے یہی وجہ ہے کہ مختلف ادوار کے علماء اور بالخصوص علمائے متقدمین نے اس کام کو بہت زیادہ اہمیت دی اور ان میں سے اکثر نے اس کو اپنی علمی کاوشوں کا محور و مرکز بنا کر اس عظیم زبان کو اپنی اصل شکل و صورت میں محفوظ رکھنے کی جلیل القدر خدمات انجام دیں۔چنانچہ اس زبان میں فن لغت نویسی کا آغاز خلیل بن احمد الفراہیدی نے کیا اور لغت کی پہلی کتاب ''کتاب العین'' لکھی ہے جو مخصوص انداز بیان کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے۔اس کے علاوہ اور لغت نویسوں نے بھی لغت کی کتابیں تصنیف کیں جیسے ابوعمر الشیبانی کی ''کتاب الجیم'' ابن درید کی ''جمھرۃ اللغۃ'' الجوھری کی ''الصحاح'' ابن منظور کی ''لسان العرب'' وغیرہ میدان عمل میں آئے اور عربی پڑھنے والوں کی علمی مشکلات کم کرنے اور ان کو عربی الفاظ کے معانی سمجھانے میں معاون و مددگار ثابت ہوئیں۔لیکن قرائین جس سہولت کے ساتھ معانی حاصل کرنے کے متلاشی تھے وہ سہولت ان کتابوں میں میسر نہ تھی چونکہ ان معاجم اور قوامیس میں کسی لفظ کے معانی کو دیکھنے کا طریقہ کار یہ تھا کہ مطلوبہ لفظ کے معنی دریافت کرنے کے لیے لفظ کے آخری حرف کو باب اور ابتدائی حرف کو اس کی فصل قرار دیتے پھر اس میں مطلوبہ لفظ کا معنی تلاش کرتے جو ایک مشکل کام تھا۔انسان چونکہ ہمیشہ سے سہولت پسند ہے اور یہ دور جس سے ہم گزر رہے ہیں اس میں حیرت انگیز سائنسی ترقی کی بدولت ہر آدمی اپنے کام کو آسانی سے انجام دینا چاہتا ہے اہل علم اور علمی ذوق رکھنے والے قارئین کی سہولت کو ہر زمانے کے مصنفین اور مؤلفین نے پیش نظر رکھا ہے۔موجودہ دور میں ''المنجد'' عصری تقاضوں کے عین مطابق ہے جس سے الفاظ کے معانی کا استخراج بہت آسان ہوگیا ہے اور ہر سطح کا قاری اس سے مستفید ہوسکتا ہے۔

اسی طرح برصغیر پاک و ہند میں بھی بہت سے معاجم لکھی گی ہیں کچھ تو ان میں سے ایسی ہیں جو اصل معجم کا درجہ رکھتی ہیں اور کچھ ایسی ہیں جو عربی معاجم کا ترجمہ ہے جیسا کہ یوسفی نے یسوعی کی المنجد کا ترجمہ کیا اور عصمت ابوسلیم نے بھی کیا ہے اور کچھ ایسی ڈکشنریاں وجود میں آئی ہیں جو عربی۔اردو ڈکشنری اور اردو۔عربی ڈکشنری کے نام سے شائع ہوچکی ہیں۔زیر بحث مقالہ میں انہی ڈکشنروں کا جائزہ لیا جائے گا۔

ماہرین نفسیات (Psychologists) کے نزدیک مافي الضمير کی تعبیر کا کوئی بھی وسیلہ زبان ہے۔لہذا ان کے نزدیک زبان ہر وہ آلہ ہے جو کسی انسان کے شعور میں آنے والی کسی چیز کو دوسرے تک منتقل کر سکے۔ بنا بریں ان کی نظر میں حرکات، اصوات، نقش و نگار اور رسم الخطاب بھی زبان کی قسمیں ہیں۔ (۱)

لغات کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔انسان اور حیوان کی آفرینش اور ان میں لگی ہوئی قدرتی مشینری کے کل پرزوں پر نظر ڈالی جائے تو عقل حیران رہ جاتی ہے کہ اس کارخانۂ قدرت میں کسی چیز سے کیا چیز بن رہی ہے انسان و حیوان کی چلتی پھرتی فیکٹری میں ایک خودکار (آٹومیٹک) مشین اس کی زبان ہے جو دل و دماغ میں آئے ہوئے خیالات کی ترجمانی اس حیرت انگیز طریق پر کرتی ہے کہ جو مضمون دل و دماغ میں آیا اس کے ادا کرنے کے لئے مناسب حروف والفاظ کا

انتخاب پھران کی صحت کے ساتھ ادائیگی جس میں شین اور صاد تک کا بھی التباس باقی نہیں رہتا اس تیزی سے کر ڈالتی ہے کہ ایک سیکنڈ کا وقفہ نظر نہیں آتا' اپنے مقصد کو دوسرے پر ظاہر کر دینے کی صلاحیت صرف انسان ہی میں نہیں بلکہ اس مالک کل نے یہ صلاحیت دوسرے حیوانات میں بھی رکھی ہے اور جب اس کی مشیت ہوتی ہے تو انسان بھی حیوانات کی بولی کو سمجھنے لگتا ہے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ﴾[النمل: ۲۷/ ۱۶] (ہمیں پرندوں کی بولی سکھا دی گئی) (۲)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زبان و بیان کی مکمل صلاحیت سے نوازا ہے اس کو اظہار مقصد کے لیئے لغات کی بڑی مقدار اور بیان کے مختلف اسالیب اور طریقے سکھلا دیئے ہیں تاکہ انسان اپنے مقصد کو مختلف طریقوں اور زاویوں سے واضح کر سکے اسی نعمت کو قرآن کریم کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

﴿خلق الانسان علمه البيان﴾ [الرحمن: ۵۵/ ۴-۳]

(انسان کو اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس کو بیان کے طریقے سکھائے ہیں)

انسان اپنی زبان سے قلم سے اشارات و کنایات سے نہ صرف یہ کہ اپنے مقصد کو بیان کرتا ہے بلکہ دقیق علمی مضامین بھی حل کر لیتا ہے۔ (۳)

اس بات پر روایات متفق ہیں کہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو جو لغت اور زبان سب سے پہلے جنت میں بصورتِ تعلیم اسماء سکھائی گئی وہ عربی زبان تھی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی زبان عربی ہی تھی۔ (۴)

عربی لغت کی سب سے بڑی فضیلت تو یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام قرآن اسی زبان میں نازل ہوا۔ امام الانبیاء سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان عربی ہے۔ عربی زبان منبع علوم شریعت قرآن وحدیث کی زبان ہے اس لیے اس کے تداول اور تعلیم و تعلّم کو آسان سے آسان تر بنانے کی جملہ مخلصانہ مساعی خدمت دین کا درجہ رکھتی ہے۔ عربی سے عربی' عربی سے اردو یا اس کے برعکس دیگر زبانوں میں عربی کے تعلق سے معتبر لغات و قوامیس کی تالیف ان کوششوں کا ایک انتہائی اہم حصہ ہے یہی وجہ ہے کہ خود ان ادوار کے علماء اور بالخصوص علمائے متقدمین نے اس کام کو بہت زیادہ اہمیت دی اور ان میں سے بہت سوں نے اس کو اپنی علمی کاوشوں کا محور و مرکز بنا کر اس عظیم زبان کے لیے جلیل القدر خدمات انجام دیں چنانچہ بعض عبقری علماء اور ماہرین عربی لغت نے اس زبان میں فن لغت نویسی کا آغاز کیا اور متعدد معاجم و قوامیس ترتیب دیں جن میں خلیل بن احمد الفراہیدی سرفہرست ہے موصوف نے ''کتاب العین'' جیسی عظیم کتاب لکھ کر فن لغت کی بنیاد رکھ دی اس کے بعد بھی بہت سوں نے عظیم شاہکار کتابیں لکھی جو علم لغت کے جواہر پاروں کے مالا سے مزین ہو کر میدان عمل آئے۔ (۵)

عربی زبان اپنی جامعیت اور کثرت الفاظ کی بنیاد پر پوری دنیا کی زبانوں پر فائق ہے اور اس میں ایسی خوبیاں اور خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اسے دوسری رائج زبانوں سے ممتاز کر دیتی ہے دنیا میں کوئی زبان ایسی نہیں جو اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی اپنی اصل حالت پر قائم رہے لیکن یہ عربی زبان کا اعجاز ہے کہ چودہ سو سال گزر جانے کے بعد بھی یہ مِن وعَن اپنی حالت پر قائم ہے۔ اسی وجہ سے ہمیں حضور اکرم کے ارشادات و فرمودات سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ یہ عربی زبان ہی کی خصوصیت ہے دنیا کی دوسری زبانیں اس سے عاری ہیں عربی زبان کی خصوصیات میں سے اس کے الفاظ کے کثرت معانی کی جامعیت' فصاحت و بلاغت کا کمال' الفاظ کی خوبصورتی و جمال' دلکش اور متنوع ضرب الامثال' شعر و ادب کے دلربا اور دلنواز نمونے اور خطابت و تقریر کے عظیم شہ پارے اور محاورات و اصطلاحات کی بہتات ہے اسمیں دلکشی بھی ہے چاشنی بھی ہے حسن بھی ہے جمال بھی نور بھی ہے سرور بھی مسکراہٹ کے نغمے بھی ہیں اور آنسوؤں کے سمندر بھی۔ (۶)

امام شافعیؒ جو بے مثل عالم فقیہ ہونے کے ساتھ زبردست ادیب ولغوی ہیں فرماتے ہیں ''کہ عربی وسیع ترین زبان ہے اوراس کے تمام لغات کا احاطہ نبی کے سواء کسی عام انسان کے بس کا کام نہیں۔ (۷)

جزیرۂ عرب اور برصغیر کے درمیان تعلقات زمانہ قدیم سے چلے آ رہے تھے چنانچہ جب اسلامی فاتحین سندھ اور ملتان پہنچے تو یہاں پر بھی عربی زبان کو تقویت ملی اور برصغیر میں لوگ اسلام کی طرف راغب ہونے لگے خاص طور پر جب برطانوی استعمار نے برصغیر پر اپنے پنجے گاڑے تو مسلمان حصول تعلیم اور صنعت وحرفت کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ علماء عربی کلمات کو جمع کرنے کے لئے سرگرم عمل ہوگئے۔ (۸)

عربی زبان کے فروغ واشاعت اور حفاظت وترقی کے لئے انتہائی جانفشانی کے ساتھ عرق ریزی کی گئی اس کی اشاعت و ترقی کی خاطر لوگوں نے زندگیاں لگا دیں علماء اسلاف نے عربی اسلوب اور طرز تکلم کی معرفت کے لئے دور دراز کے سفر کیے اور دیہاتی عرب بدوؤں کی صحبت میں رہ کر اس کو سیکھا۔ مدارس ومکتب اور کالجز ویونیورسٹیز میں اس کو ایک مستقل شعبہ کی حیثیت دی گئی۔ عربی رسائل واخبارات کا اجراء بھی اس ضمن میں خاصی اہمیت کا حامل ہے جہاں یہ تمام کوششیں اور مساعی سرانجام دی گئی وہاں عربی زبان کے فروغ کے لئے ایک اور جاندار اور دشوار سعی بھی کی گئی وہ عربی لغات کی تدوین وتالیف اور جمع وترتیب کا دشوار گزار مرحلہ تھا کسی بھی زبان کی لغت وڈکشنری اس کی حفاظت اور اشاعت کا مؤثر ترین ذریعہ ہوتی ہے کیونکہ لغت سے استفادہ کیئے بغیر کسی بھی زبان میں مہارت کا خیال پانی کا بلبلہ اور بیت عنکبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ (۹)

عربی لغت نویسی میں برصغیر پاک وہند نے جو نمایاں حصہ لیا ہے اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ عربی کی بہترین لغات میں سے تین لغات ایسے علما نے تالیف کی جن کا کسی نہ کسی طرح اس سرزمین سے تعلق تھا ان میں سے ایک اصلاً غیر ملکی تھا مگر اس کے والد لاہور میں آباد ہوگئے تھے اور خود اس کی پیدائش اسی شہر میں ہوئی تھی چنانچہ اس کو لاہوری کہا جاتا ہے۔ دوسرا شخص خالصاً غیر ملکی ہے تاہم وہ دومرتبہ ہند آیا اور دہلی کے بادشاہ نے اس کی سرپرستی کی۔ تیسرا شخص خالص ہندی ہے وہ ہند میں پیدا ہوا اور یہیں تعلیم پائی اور پھر تلاش علم میں وہ دیگر مما لک گیا اور عربی علوم کے آسمان پر ایک روشن بادشاہ کی طرح چمکا ان میں سے پہلے رضی الدین حسن الصغانی الہندی (۶۵۹ھ-۱۲۵۲ء) ہیں وہ ایک ممتاز محدث اور ماہر لسانیات تھے۔ ان کی کتاب ''العباب''، مستند لغات میں شمار کی جاتی ہے صحاح کے زمانہ تالیف سے لے کر المزھر کے مؤلف کے عہد تک علم لغت پر جتنی کتابیں لکھی گئیں ہیں ان میں اہم ترین تالیف ہے۔

ہند سے تعلق رکھنے والا دوسرا ممتاز لغت نویس مجدالدین فیروزآبادی ہے عربی کی مشہور لغت ''**القاموس المحیط**'' اسی کی تصنیف ہے وہ دومرتبہ ہند آیا تھا۔ پہلی بار فیروزشاہ تغلق کے عہد حکومت میں (۱۳۵۱ تا ۱۳۸۸ء) اور دوسری مرتبہ محمود شاہ تغلق کے عہد میں اگرچہ یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ ''قاموس'' ایک ہندی تصنیف ہے تاہم اس حقیقت کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کہ اس کتاب کے مؤلف کو ہند کے درباروں میں جو شاہانہ سرپرستی حاصل ہوئی وہ اس کے لئے کتنی زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔

تیسرا مشہور لغت نویس جو خالص ہندی تھا اور علم کی تلاش میں ترک وطن کر کے عرب اور مصر چلا گیا سید مصطفیٰ زبیدی ہے انہوں نے ''**تاج العروس**'' کے نام سے قاموس کی نہایت جامع اور ضخیم شرح قلم بند کی یہ کتاب اتنی مشہور ہے کہ اس کے متعلق کچھ اور لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مذکورہ بالا تین لغت نویسوں کے علاوہ ہند ہی میں اور علما بھی گزرے ہیں جو عربی لسانیات کے اس شعبہ میں باکمال تھے ان میں ایک عبدالرشید ٹھٹوی ہیں جنہوں نے شاہ جہاں کے حکم سے فارسی میں عربی الفاظ کی ایک لغت لکھی تھی جن کا نام ''منتخب اللغات'' ہے اور یہ لغت پاک وہند میں بہت مقبول ہوئی ہے اسی طرح پاک وہند میں عربی لغت کی تالیفات میں ایک اور اضافہ محمد علی الفاروقی تھانوی نے ''کشاف اصطلاحات الفنون'' لکھ کر کی ہے یہ فنی اصطلاحات کی لغت

ہے تاہم اس موضوع پر یہ نہایت اہم تالیف ہے جس میں علوم وفنون سے متعلق تمام عربی اصطلاحات کو قلم بند کیا گیا ہے۔ (۱۰)

لغات کی اس دوڑ میں عبدالرحیم بن عبدالکریم بھی شامل ہیں جنہوں نے "منتهى الأدب في لغات العرب"، لکھی ہے جو چار جلدوں پر مشتمل ہے ہند اور دوسرے ممالک میں اس کی طباعت ہوئی ہے مولانا عبدالحی الحسینی کہتے ہیں "یہ ایک مقبول اور متداول لغت ہے اور اس علم میں بڑی بڑی کتابوں سے مستغنی کر دیا ہے اور اس کے مصادر ومراجع قاموس، الصحاح، النهاية و مجمع البحار، ديوان الأدب، المهذب، المزهر، تاج المصادر اور تاج الأسامي وغیرہ ہیں۔

اسی طرح مفتی اسماعیل بن وجیہ الدین کی کتاب "تاج اللغات" ہے جو تین جلدوں پر مشتمل ہے اور مفتی سعداللہ بن نظام الدین الرمادآبادی کی کتاب "القول المانوس فی صفات القاموس" بھی اس میدان کی زینت بنی۔ (۱۱)

جب اردو زبان برصغیر پاک وہند میں عام ہوگئی تو عربی اردو لغات کا آغاز ہوا اس سلسلہ میں مولانا ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی نے سب سے پہلے "مصباح اللغات" کے نام سے لغت کی کتاب تالیف کی اس کی بنیاد مشہور ومتداول معجم "المنجد" ہے۔ جس کا ذکر آگے کیا جائے گا۔

المنجد کا تعارف

المنجد لویس معلوف الیسوعی کی تصنیف ہے جو نصف صدی سے طالب علموں اور ادیبوں کا رفیق ہے اس کی تجدید کی جاتی رہی ہے تاکہ خواص وعوام کے سامنے مثالی عربی ڈکشنری بن جائے اس میں سینکڑوں الفاظ اور معاصر کلمات زبان کے جدید معانی کے علاوہ ہزار سے زائد اہل علم اور علم ومعرفت کے مختلف شعبوں کے ماہرین کی اصطلاحات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے مزید افادیت کی غرض سے بہت سے قدیم وجدید الفاظ علمی تشریح رائج الوقت تعریف اور آج کل کے انداز بیان سے واضح کیا ہے۔ (۱۲)

المنجد کی خصوصیات:

- ☆ المنجد کا سب سے بڑا کمال یہی ہے کہ اس کے مؤلف نے موجودہ طبائع کی رعایت کے پیش نظر لغت عربی کو ایسے انداز پر ترتیب دیا ہے جس سے استخراج لغت (لفظ کے معانی تلاش کرنا) کافی آسان ہوگیا ہے ساتھ ہی اختصارِ عبارت کے لئے علامات ایسی مقرر کر دیں جن سے حروف کی حرکات الفاظ میں بیان کیے بغیر آسانی سے واضح ہو جاتی ہیں اس طرح جمع وغیرہ کیلئے رموز مقرر کر کے اختصار پیدا کیا گیا ہے۔
- ☆ المنجد کی دوسری امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں درختوں اور جانوروں کی تصویریں دے کر لفظ کا مفہوم متعین کر دیا گیا ہے۔ اور المنجد کو مقبولِ عوام بنانے میں اس کا بڑا دخل ہے۔
- ☆ استخراج لغت کی تسہیل اور ہر چیز کے مفہوم کو واضح کرنے کا جو کام المنجد نے کیا ہے وہ اپنی جگہ بے شک قابل تحسین ہے اور جو لوگ عربی زبان کو صرف اس حیثیت سے جاننا اور سیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ دنیا کے جغرافیہ میں آئے ہوئے ایک خطہ زمین پر بولی جاتی ہے اور عربی زبان سیکھنے کا مقصد ان کے سامنے صرف یہ ہے کہ اس زبان کے ذریعہ عرب ممالک کے باشندوں سے مخاطبت اور مکاتبت ہو سکے۔ ان کیلئے بلاشبہ المنجد عربی زبان سکھانے میں مددگار ثابت ہوگا اور ان کا مقصد المنجد کے ذریعہ پورا ہو سکے گا۔ (۱۳)
- ☆ مزید براں ہر "بنیادی لفظ" کو خواہ اصل ہے یا مشتق سرخ رنگ سے طبع کر کے کتاب کا استعمال آسان بنایا ہے اور قارئین کا وقت بچایا ہے اور مادری زبان کے ذکر میں جس سے اجنبی الفاظ متعلق ہیں اسی طرح پوری کوشش کی ہے جس

طرح علم کے میدانوں طب، زراعت، کیمیا، علم نباتات وغیرہ کی تعیین میں جس کے بعض الفاظ بطور تخصص و مہارت استعمال ہوتے ہیں۔ (۱۴)

تاہم مفتی شفیع صاحب نے سعد حسن خان یوسفی کے المنجد اردو ترجمہ کے مقدمہ میں معلوف الیسوعی کی عربی منجد کا تعاقب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ المنجد کا مصنف ایک غیر مسلم ہونے کی حیثیت سے ظاہر ہے کہ ان چیزوں کا اہتمام کیوں ضروری سمجھتا۔ اس کے سامنے تو عرب ممالک کے بسنے والے موجودہ انسانوں کی زبان ہے اس کو مسلمانوں کی کتاب وسنت سے کیا سروکار تھا۔ جدید لغات، جدید محاورات کو اس نے کھل کر عربی لغت کا ایسا جز بنا دیا ہے کہ یہ امتیاز کرنا دشوار ہو گیا کہ کونسا لفظ اصل عربی کا لفظ ہے اور کونسا مصنوع یا مولّد ہے جس کا اعتبار نہیں کیا جاتا ہے۔ مصنف المنجد سے اس طرز اختیار کرنے کا ہمیں کوئی شکوہ بھی نہیں لیکن قابل شکایت اور حیرت انگیز وہ تعصب ہے جو مصنف نے اس کتاب میں برتا ہے کہ لغت کے ترجمہ اور مفہوم میں عیسائی عقائد کو زبردستی ٹھونسا ہے دیکھئے ع، ذ کے مادہ میں لفظ عذراء کے معنی لویس معلوف صاحب لکھتے ہیں، ان کے الفاظ یہ ہیں:

لقب السیدة مریم والدة الاله المتجسد. یعنی عذرا لقب حضرت مریم کا جو والدہ ہیں جسمانی خدا کی۔

اور اس سے زیادہ واضح الفاظ میں عیسائی مشین کا حق مادہ م، س میں لفظ مسیح کے تحت اس طرح ادا کیا ہے خود المنجد کے الفاظ دیکھئے۔ **المسیح الممسوح بالدهن ج مسحا و مسحیٰ لقب الرَّبّ یسوع ابن الله المتجسد.** یعنی مسیح اس چیز کو کہا جاتا ہے جس پر تیل ملا جائے اس کی جمع مسحا اور مسحیٰ آتی ہے۔ نیز لفظ مسیح لقب ہے رب یسوع کا جو اللہ کے بیٹے جسمانی ہیں۔

ص، ل کے مادہ میں صلیب کا لفظ آیا تو آپ لکھتے ہیں: **العود المکرم الذی صلب علیه اسم المسیح** یعنی صلیب وہ مقدس لکڑی ہے جس پر حضرت مسیح کو سولی دی گئی۔

ایک طرف تو بیان لغت کے پردہ میں ادنیٰ ادنیٰ سی مناسبت ڈھونڈ کر عیسائی عقائد کا پرچار ہو رہا ہے۔ اور دوسری طرف اسی تعصب اور تنگ نظری کا یہ مظاہرہ ہے کہ مادہ ح، م میں لفظ احمد اور محمد کا ذکر کرتے ہیں تو صرف ترجمہ کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں یہ بھی ذکر نہیں کرتے کہ یہ لفظ دنیا میں کسی ہستی کا نام بھی ہے۔

مزدلفہ، منیٰ، یثرب وغیرہ ایسے معروف و مشہور مقامات کے نام ہیں کہ کوئی لغت لکھنے والا ان سے اغماض نہیں کر سکتا، مگر المنجد نے ان مقامات کا ذکر کرنے سے مکمل اجتناب کیا۔ اسی طرح اسلامی مشاہیر اور مشہور مقامات میں سے شاذ و نادر ہی کسی کا ذکر کیا ہے۔ (۱۵)

برصغیر پاک و ہند میں عربی سے عربی لغات کے بعد پہلے مرحلے میں ایسی ڈکشنریاں میدان عمل میں آئیں جو عربی معاجم کے ترجمے ہیں خود عبدالحفیظ بلیاوی نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ ''بعض بزرگوں اور عزیز طلبہ نے اصرار کے ساتھ خواہش کی کہ المنجد کی طرز پر ایک لغت کی کتاب ترتیب دی جائے جس میں ترجمہ اردو ہو'' صاحب ''مصباح اللغات'' نے بنیاد تو المنجد کو بنایا ہے تاہم اس میں جستہ جستہ بعض جگہوں پر کچھ الفاظ دوسرے مآخذ سے بھی بڑھا دیئے گئے ہیں جن میں ''**تاج العروس، جمهرة اللغة، اقرب الموارد، قاموس کتاب الافعال لابن قوطیه، تاج اللغات، مفردات الامام راغب، مجمع البحار، النهایة لابن الأثیر، منتهی الارب**'' اور **المنجد**'' یہ سب کتابیں پیش نظر ہیں۔ ''مصباح اللغات'' کے بارے میں مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی اپنی ڈکشنری ''القاموس الوحید'' کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ ''مصباح اللغات'' مولانا کی ایسی مرتب کردہ کتاب ہے جس کو مستقل بالذات معجم کی حیثیت حاصل ہے اور مآخذ کے طور پر لغت کی بہت سی مشہور قدیم کتابوں کے ساتھ ''المنجد'' بھی پیش نظر رہی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ''مصباح اللغات'' اصلاً تو اسی مشہور و متداول معجم

(المنجد) کا ترجمہ ہے مولانا مرحوم اگراس کو ترجمہ کا عنوان نہ بھی دیتے تو کم از کم اتنا ضرور اعتراف کرنا چاہئیے تھا کہ ان کی اس معجم میں ''المنجد'' کو اساس کا درجہ حاصل ہے جس کے تمام مواد کو کچھ اضافات کے ساتھ اس میں شامل کر دیا ہے۔ اگر یہ وضاحت وصراحت کردی جاتی تو اس سے ان کے عظیم کام کی اہمیت میں ذرا بھی کمی واقع نہ ہوتی۔ (۱۶)

صاحب ''مصباح اللغات'' نے اپنی لغت کے سرورق پر ''مکمل عربی اردو ڈکشنری'' لکھا ہے جس سے یہ تأثر ملتا ہے کہ موصوف اپنی لغت کو ''المنجد'' کا ترجمہ شمار نہیں کرتے۔

جبکہ ہمارا مؤقف بھی یہ ہے کہ ''مصباح اللغات'' پر ''المنجد'' کے ترجمے کا عنصر غالب ہے یہ حقیقت ہے کہ مولانا مرحوم نے دوسرے معاجم سے بھی اضافات کیے ہیں تاہم اساس المنجد کو بنایا ہے اور المنجد کے ساتھ موازنہ کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ''المنجد'' کا ہی ترجمہ ہے۔

مولانا بلیاوی مرحوم نے ایک ایسے وقت میں جبکہ پہلے سے کوئی معتد بہ عربی اردو لغت موجود نہ تھی یہ عظیم کارنامہ کس قدر جانکاہ محنت سے انجام دیا ہوگا اس کا کچھ اندازہ اس دشت کی سیاحی کرنے والے ہی کرسکتے ہیں۔ (۱۷)

اس کے بعد ''المنجد'' کا ایک ترجمہ مولانا سعد حسن خان یوسفی اور اس کے رفقاء نے پیش کیا ہے بلاشبہ یہ بھی اس میدان کا ایک عظیم شاہکار ہے اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پوری دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں اس کی اشاعت ہوئی ہے۔ (۱۸)

''المنجد'' کا ایک اور ترجمہ عصمت ابو سلیم سابق مترجم عراقی سفارت خانہ اسلام آباد نے بھی پیش کیا ہے انہوں نے اس میں ''المنجد'' کے علاوہ ہزاروں نئے الفاظ ومعانی کا اضافہ کیا ہے انگریزی لغت نگار ''ہانز وئیر'' کی ڈکشنری ''معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ'' کو بنیاد بنایا ہے۔ (۱۹)

''المنجد'' کے تراجم کی طرح عربی لغت نویسی کے میدان میں ایک اور عظیم معجم جو مصر کے مجمع اللغۃ العربیۃ کے قیام کے بعد نامور اساطین کی ایک ٹیم نے انجام دیا جن کے اسماء گرامی یہ ہیں پروفیسر ابراہیم مصطفیٰ' پروفیسر احمد حسن الزیات' پروفیسر حامد عبدالقادر اور پروفیسر محمد علی النجار اس کی تالیف میں حروف تہجی کی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے اس ترتیب میں حرف اول کے بعد آنے والے حروف کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے اور حروف اصلیہ میں سے حرف اول کو باب بنایا گیا ہے۔ (۲۰)

ابن سرور محمد اویس اور عبدالنصیر علوی نے اس کے ترجمے کا شرف حاصل کیا جو برصغیر پاک وہند میں عربی لغت نویسی میں ایک قیمتی ذخیرہ ہے۔ دوسرے مرحلے میں وہ ڈکشنریاں آتی ہیں جو کسی عربی معاجم کا ترجمہ نہیں ہیں جسے کسی نے عربی اردو لغت کے نام سے تالیف کیے ہیں۔ برصغیر پاک وہند میں عربی اخبارات ومجلّات اور جدید تالیفات کے سمجھنے کے لئے عربی داں طبقہ کو عرصہ سے ایک ایسی ڈکشنری کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی جس میں خاص طور پر نئی عربی اصطلاحات قدیم الفاظ کے لئے معانی کی وضاحت اردو میں کی جائے اس میں سرفہرست مولانا وحید الزمان کیرانوی ہیں جنہوں نے ''القاموس الجدید'' اردو سے عربی تالیف کی جو عربی دان حلقوں میں قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئی اور اسے بے حد سراہا گیا تھا اسی طرح ان ہی حلقوں کے تقاضا کے مطابق مولانا کیرانوی مرحوم نے ایک اور شاہکار ڈکشنری لکھی جو عربی سے اردو میں ہے اس کی ترتیب میں ''القاموس العصری'' (عربی انگریزی ڈکشنری) کو اساس بنایا گیا ہے۔ مولانا کیرانوی کے ان دونوں قوامیس کو بے حد پذیرائی حاصل ہوئی اہل علم اور خاص طور پر عربی دان طبقہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوئیں ہیں۔ (۲۱)

اسی طرح ''القاموس الاصطلاحی'' مولانا وحید الزمان کیرانوی کی ایک اور عربی اردو ڈکشنری ہے جس میں موصوف نے بیس ہزار جدید عربی الفاظ واصطلاحات کا قابل قدر ذخیرہ کو جمع کیا ہے جو جدید عربی الفاظ' اخبارات ورسائل اور دفاتر وغیرہ میں آج کل مستعمل ہیں۔ زندگی کے آخری سالوں میں مولانا وکیرانوی مرحوم نے اپنے سلسلہ اقوامیس کی آخری کڑی ''القاموس الوحید'' مرتب کی جوان کی سالہا سال کا شبانہ اور محنت کا نتیجہ ہے القاموس الوحید عربی اردو لغت نویسی کے میدان کا عظیم شاہکار

ہے اس قاموس کا کم وبیش وہی طریقہ ہے جو ''المعجم الوسیط'' میں اختیار کیا گیا ہے۔ القاموس میں افعال واسماء کے ذکر کی ترتیب میں جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہے افعال کو اسماء پر فعل مجرد کو مزید پر حسی معنی کو عقلی معنی پر حقیقی معنی کو مجازی معنی پر اور فعل لازم کو فعل متعدی پر مقدم رکھا گیا ہے۔ اس کیٹگری کے اور لغات میں ''بیان اللسان'' عربی اردو ڈکشنری جس کے مؤلف قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی ہیں انہوں نے چالیس ہزار سے زیادہ قدیم وجدید الفاظ کی تشریح مع ضروری لغوی مباحث کے کی ہے۔ موصوف نے ایک اور ڈکشنری لکھی ہے جس کا نام'' قاموس القرآن'' ہے مکمل ومستند قرآنی ڈکشنری ہے جس میں تمام الفاظ قرآنی کا صحیح اردو ترجمہ اور ان کے مکمل صرفی ونحوی تشریح نیز ترجمہ وضاحت طلب الفاظ پر آسان وشیریں زبان میں مختصر' جامع اور مستند نوٹ لکھے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ لاہور کے ایک مشہور ادارے ''فیروز سنز'' نے بھی ایک معیاری عربی اردو ڈکشنری ''فیروز الغات'' کے نام سے تالیف کی ہے جو عربی اردو کی ایک مستند لغت شمار ہوتی ہے۔ فیروز اللغات عربی اردو کی ترتیب وتالیف میں مشہور عربی لغت ''اَلْفَرائِد الدُّرّیَة'' کو بنیاد بنایا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی المنجد اور القاموس العصری جیسی شہرہ آفاق اور متداول لغات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ مستند اور جامع بنایا جا سکے قاہرہ اور بیروت سے شائع ہونے والے اخبارات و رسائل کا بالالتزام مطالعہ کر کے وہ جدید الفاظ بھی حتی الوسع شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو موجودہ عربی میں مستعمل ہیں یہ ایک ایسی خوبی ہے جو اس لغت کو دوسری تمام عربی لغات سے ممتاز کرتی ہے۔ اس لغت میں صلات کے محل استعمال کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے اور تمام افعال کے ساتھ ان کے صلے دیے گئے ہیں اس لغت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ہر فعل کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ وہ لازم ہے یا متعدی اور اگر متعدی ہے تو اس کا اور اس کے فاعل اور مفعول کے استعمال کیونکر ہوتا ہے۔ حج' عمرہ کاروبار یا سیاحت کی غرض سے عرب ممالک جانے والے حضرات کی سہولت کے لیئے وہ الفاظ بھی درج کیے گئے ہیں جو مختلف عرب ممالک میں محض بولے جاتے ہیں۔ تحریر میں استعمال نہیں ہوتے۔ (۲۲)

مزید براں ''القاموس المدرسی'' جو عربی سے انگریزی اور انگریزی سے عربی دو ڈکشنریوں کا مجموعہ ہے برصغیر پاک وہند میں عربی لغات کے ارتقاء میں ایک اہم پیش رفت ہے۔ اردو سے عربی کی نہایت جامع اور مستند لغت ''المعجم'' جیسے مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی نے تالیف کیا ہے جس میں انہوں نے پینتیس ہزار سے زیادہ اردو الفاظ کے ہم معنی عربی الفاظ اور اردو عربی محاورات وضرب الامثال کا استعمال کیا ہے اور انتہائی عرق ریزی اور جانفشانی سے ایک بہترین اور جامع لغت مرتب فرمائی ہے ''المعجم'' اردو عربی میں دینی' مذہبی' علمی' ادبی' سیاسی' قانونی' صحافتی' صنعتی غرض یہ کہ زندگی کے تمام شعبہ جات کے متعلق قدیم و جدید الفاظ محاورات واصطلاحات کا عظیم ذخیرہ موجود ہے۔ یہ لغت اردو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے اور اردو الفاظ لکھ کر ان کے سامنے عربی الفاظ دیے گئے ہیں اور عربی عبارات پر اعراب لگانے کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ علمی حلقوں میں اس کو بہت پذیرائی ملی اور عربی سے شوق رکھنے والوں نے اسے بہت سراہا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس طرح دیگر علوم برصغیر پاک وہند کی درسگاہوں میں ترقی کرتے رہے اسی طرح عربی لغت کا دائرہ بھی وسیع ہوتا چلا گیا۔

حوالہ جات/حواشی

۱۔ کیرانوی، وحیدالزماں قاسمی "القاموس الوحید" عربی اردو
ادارۂ اسلامیات انارکلی لاہور ط:۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء ص ۸

۲۔ نعمانی، مولانا خلیل الرحمٰن "المعجم" (اردو۔عربی) دارالاشاعت کراچی ص:۱۰
یوسفی، سعد حسن خان ورفقاؤہ "المنجد" (اردو۔عربی) دارالاشاعت کراچی ط:۱۱۔۱۹۹۴ء ص:۸

۳۔ ایضاً

۴۔ یوسفی "المنجد" (عربی۔اردو) ص۔۱۰

۵۔ کیرانوی، القاموس الوحید ص:۵

۶۔ ابن سرور محمد اویس، عبدالنصیر علوی "المعجم الوسیط" (عربی اردو) مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر لاہور (مقدمہ کتاب)۔

۷۔ یوسفی، المنجد (عربی۔اردو) ص ۱۳

۸۔ قاضی، ناصر حسین: المعاجم العربیۃ الأردیۃ في شبہ القارہ الھندیۃ نشاتھا وتطورھا، مقالہ ایم فل عربی۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۰۳ء (مقدمہ الف)۔

۹۔ ابن سرور محمد ادریس، عبدالنصیر: المعجم الوسیط (غربی۔اردو) مقدمہ کتاب۔

۱۰۔ زبید احمد، ڈاکٹر: عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، ادارہ ثقافت اسلامیہ ۲۔کلب روڈ لاہور ط:۲، ۱۹۸۷ء ص ۲۰۲۔۲۰۵۔۲۰۷

۱۱۔ الحافظ عبدالرحیم الدکتور: تطور الأدب العربی فی شبہ القارہ الھندیۃ الباکستانیۃ، قسم للغۃ العربیۃ، جامعۃ بہاء الدین زکریا۔ ملتان۔ ص:۴۰۔

۱۲۔ عصمت ابوسلیم "المنجد" (؟عربی۔اردو) مکتبہ دانیال اردو بازار لاہور۔ص:۷

۱۳۔ یوسفی، المنجد (عربی۔اردو) ص:۲۳

۱۴۔ عصمت ابوسلیم "المنجد" (عربی۔اردو) ص:۷

۱۵۔ یوسفی، المنجد (عربی۔اردو) ص ۲۴

۱۶۔ کیرانوی، القاموس الوحید ص ۸۹

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ یوسفی، المنجد (عربی۔اردو) ص:۲۶

۱۹۔ عصمت ابوسلیم: المنجد (عربی۔اردو) ص ۷۰

۲۰۔ کیرانوی، القاموس الوحید ص ۷۵

۲۱۔ کیرانوی، وحیدالزمان قاسمی: القاموس الجدید (عربی۔اردو) ادارۂ اسلامیات لاہور ص ۵

۲۲۔ ادارہ فیروز سنز: فیروزاللغات (عربی۔اردو) فیروز سنز لمیٹڈ لاہور ص ۳۔۴